www.KitaboSunnat.com

PDF Split DEMO : Purchase from www.A-PDF.com to remove the watermark

نمبر شمار	عنوان	الفاظ متعلقہ
۲	راہ۔ راستہ	صِراط۔ طریق۔ سَبِیل۔ فَجّ۔ اِمام۔ ھُدٰی۔ نَجد سبب (۸)
۴	راہ ڈالنا۔ رائج کرنا	سَنَّ۔ شَرَعَ۔ اِبْتَدَعَ (۳)
۵	راضی کرنا۔ ہونا	رَضِیَ۔ طَوَّعَ۔ اَعْتَبَ (۳)
	رانده ہوا	دیکھیے "دھتکارنا"
۶	رتبہ پانا	درجۃ۔ زُلْفٰی۔ قُرْبٰ۔ مَکّنَ (۴)
	رجوع کرنا	دیکھیے "لوٹنا"
۷	رُخ کرنا	تَوَجَّہَ۔ اَقْبَلَ (۲)
	رخصت کرنا	دیکھیے "آزاد کرنا" اور "چھوڑنا" (سَرَّحَ۔ طَلَّقَ اور وَدَّعَ)
۸	ردی۔ ناکارہ	نَکِد۔ خَمْط۔ دَاحِضَۃ۔ نَاقِص۔ بَخْس۔ خَبِیث۔ اَدْنٰی۔ مُزْجَاۃ (۸)
	رسوائی۔ رسوا کرنا	دیکھیے ذلت۔ ذلیل کرنا
۹	رسی	حَبْل۔ سَبَب (۲)
۱۰	رشتہ دار	اَقْرَبُوْن۔ نَسَب۔ صِھْر۔ اٰل (۴)
۱۱	رضامندی (خوشنودی)	رِضْوَان اور مَرْضَاۃ۔ وَجْہ (۳)
۱۲	رغبت کرنا	رَغِبَ۔ تَنَافَسَ (۲)
۱۳	رکھنا	وَضَعَ۔ اَلْقٰی (۲)
۱۴	رنگ	لَوْن۔ صِبْغَۃ (۲)
	روانہ ہونا	دیکھیے "سفر کرنا"
۱۵	روشنی، روشن کرنا، ہونا	اَنَارَ اور نُور۔ اَضَاءَ اور ضِیَاء۔ نَار۔ جَلّٰی اور تَجَلّٰی۔ وَھّج۔ اَشْرَقَ۔ اَسْفَرَ۔ اَبْصَرَ اور مُبْصِرَۃ (۸)
۱۶	روزہ دار	صَائِم۔ سَائِح (۲)
۱۷	روکنا	مَنَعَ۔ نَھٰی۔ عَوَّقَ۔ عَضَلَ۔ اَمْسَکَ۔ صَدَّ۔ اَحْصَرَ۔ حَظَرَ۔ عَکَفَ۔ کَفَّ۔ ثَبَّطَ۔ ذَادَ۔ وَزَعَ۔ حَبَسَ۔ حَجَرَ (۱۵)

نمبر شمار	عنوان	الفاظ متعلقہ
۱۸	رُکنا	اِنْتَھٰی۔ اَکْدٰی۔ اِشْمَأَزَّ۔ قَلَعَ (۴)
۱۹	روندنا	حَطَمَ اور وَطِئَ (۲)
۲۰	رونق	زَھْرَۃ۔ نَضْرَۃ۔ بَھْجَۃ (۳)
	رہنا	دیکھیے "آباد ہونا" اور "ٹھہرنا"
۲۱	ریت	سَرَاب۔ کَثِیب۔ اَحْقَاف (۳)
	ریزہ ریزہ	دیکھیے "چورا چورا"
	ز	
۱	زائد	عَفْو۔ نَافِلَۃ۔ ضِعْف (۳)
۲	زبردستی کرنا	اَکْرَہَ۔ جَبَرَ۔ قَھَرَ۔ سَخَّرَ۔ رَھَقَ (۵)
۳	زخم	قَرْح۔ جُرُوح (۲)
	زلزلہ	دیکھیے "کانپنا"
۴	زمانہ	دَھْر۔ عَصْر۔ قَرْن۔ حِقْبَۃ۔ رَیْبُ الْمَنُوْن (۵)
۵	زمین اور اس کی اقسام	اَرْض۔ بَرّ۔ بَحْر۔ جُرُز۔ سُھُوْل۔ سَاھِرَۃ۔ صَعِید۔ قِیْعَۃ۔ صَفْصَف۔ عَرَاء۔ زَلَق۔ صَفْوَان۔ صَلْد۔ فَجْوَۃ۔ سَاحَۃ۔ رَبْوَۃ۔ نَجْد۔ رِیْع۔ وَادِی۔ مَوَاطِن۔ جُدَد (۲۱)
۶	زمین بوس ہونا۔ کرنا	دَکَّ۔ دَمْدَمَ (۲)
۷	زنجیریں	سَلَاسِل۔ اَغْلَال۔ اَنْکَال۔ اَصْفَاد (۴)
۸	زندہ کرنا	اَحْیَا۔ بَعَثَ۔ اَنْشَرَ (۳)
۹	زندہ ہونا۔ رہنا	حَیَّ۔ اِسْتِحْیَاء۔ عَاشَ (۳)
	زیادہ	دیکھیے "وافر۔ بہت"
	زیادہ ہونا۔ کرنا	" "بڑھنا۔ بڑھانا"
	زیادتی کرنا	" "حد سے بڑھنا"
۱۰	زینت	زِیْنَۃ۔ زُخْرُف۔ رِیْش

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور مُثْلٰی، اَمْثَلُ سے مؤنث ہے۔ قرآن میں ہے؛

وَيَذْهَبَا بِطَرِيْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى (۲۰/۶۳) — اور تمہارے مثالی طریق زندگی کا خاتمہ کردیں۔

۵۔ جمیل: اپنی اصل کے لحاظ سے جمال کے معنی ظاہری خوبی، شان، ٹھاٹھ اور خوبصورتی ہے (فق، ۲۱۷) جیسے فرمایا،

وَلَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ (۱۶/۶) — اور تمہارے لیے اس میں شان ہے۔

اور اَجْمَلَ فی العمل بمعنی کام کو بہتر طریقے سے سرانجام دینا ہے (م۔ق) اور جمیل کا لفظ بہتر راستہ اختیار کرنے کے لیے آتا ہے۔ جیسے یعقوبؑ نے اپنے بیٹوں سے فرمایا؛

بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ (۱۲/۱۸) — تم یہ بات اپنے دل سے بنا لائے ہو۔ سو اب صبر ہی اچھا ہے۔

اور رسول اللہ نے اپنی بیویوں سے فرمایا؛

اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا (۳۳/۲۸) — اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی زینت و آرائش کی خواستگار ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ مال دوں اور اچھی طرح سے رخصت کردوں۔

بعد میں یہ لفظ چہرہ کی خوبصورتی میں بھی استعمال ہونے لگا۔ لیکن اس کی مثال قرآن میں نہیں ہے۔

ماحصل: (۱) نعم۔ کلمہ تحسین ہے جو کسی اچھی بات پر تعریف کے طور پر کہا جاتا ہے۔

(۲) خیر۔ ہر بھلی بات، کام یا آدمی کے لیے۔

(۳) حُسن۔ خوش کن اور پسندیدہ بات ظاہری و معنوی خوبصورتی اور اچھائی کے لیے۔

(۴) امثل اور مثلیٰ بمعنی مثالی۔ بہترین۔ آئیڈیل جو قابل تقلید ہو۔

(۵) جمیل۔ افعال، اخلاق اور احوال ظاہرہ کی اچھائی کے لیے آتا ہے۔

۱۳۔ اچنبھا ___ اجنبی ہونا

کے لیے نکِرَ۔ عَجَبَ اور تَعَجَّبَ کے الفاظ قرآن کریم میں آتے ہیں۔

۱۔ نَكِرَ بمعنی کسی بات سے ناواقف ہونا (نَكِرَةٌ ضد مَعْرِفَة) اور انکر بمعنی انکار کرنا۔ کسی سے ناواقف ہونا اور تناکر بمعنی جان بوجھ کر ایک دوسرے سے ناواقف بننا اور اجنبیوں کا سا سلوک کرنا اور نُكُر۔ برا کام۔ سخت کام (منجد) اور منکر بمعنی برا کام۔ بری بات۔ ناگوار چیز۔ گویا نکر میں اجنبیت اور ناگواری دو باتیں پائی جاتی ہیں۔ ارشاد باری ہے؛

فَلَمَّا رَاٰۤ اَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً (۱۱/۷۰) — پھر جب حضرت ابراہیمؑ نے دیکھا کہ ان (فرشتوں) کے ہاتھ کھانے کی طرف نہیں جاتے تو ان کو اجنبی سمجھ کر دل میں خوف کیا۔

۲۔ عَجَبَ۔ عَجَبٌ ایسی حیرت کو کہتے ہیں جس کا سبب معلوم نہ ہو (مف) نیز عَجَبَ بمعنی پسند کرنا اور اَعْجَبَ بمعنی کسی ایسی چیز کا خوشگوار محسوس ہونا جو غیر متوقع ہو یا اس کا سبب معلوم نہ ہو۔ اور کبھی یہ لفظ محض خوشگوار کے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کم کرنا، تنگ کرنا اور بند کرنا سب معنوں میں مستعمل ہے۔ ارشادِ باری ہے ؛

يَأْمُرُونَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوفِ وَيَقْبِضُونَ أَيْدِيَهُمْ ۔ (۹/۶۷)

(منافق) بُرے کام کرنے کو کہتے اور نیک کاموں سے منع کرتے۔ اور (خرچ کرنے سے) ہاتھ بند کیے رہتے ہیں۔

ماحصل : (۱) غَلَّقَ : دروازہ وغیرہ بند کرنے کے لیے (۲) وَصَدَ ، کسی چیز کو یوں بند کرنا کہ کوئی چیز باہر نہ نکل سکے۔ (۳) قَصَرَ : کسی جگہ بند ہونے کے معنوں میں ــــ اور (۴) قبض ، موجود چیز کو اپنے ہاتھوں میں بند رکھنے کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

(نیز اَمْسَكَ اور اَوْعٰی " بخل کرنا " میں دیکھیے)

۴۹ــــ بُننا

کے لیے حَبَكَ اور وَضَنَ کے الفاظ آئے ہیں ؛

۱۔ حَبَكَ ، حبّاك بمعنی جولاہا اور حَبَكَ الثَّوبَ اس نے کپڑا بُنا (م-ق) اور حَبَكَ حَابِكُ الثَّوبِ بمعنی جولاہے کا کپڑے کو کاریگری سے بُننا۔ عمدہ بُننا (منجد) اور حَبَكٌ بمعنی راستہ بھی ہے (ج حُبُكٌ) (مف-منجد) ارشادِ باری ہے ؛

وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْحُبُكِ ۔ (۷/۵۱)

قسم ہے آسمان جالیدار کی (یعنی آسمان پر ستاروں کا جال بچھا ہوا ہے) (عثمانیؒ)

اور آسمان کی قسم جس میں رستے ہیں (جالندھریؒ)

۲۔ وَضَنَ : کے اصل معنی زرہ بافی کے ہیں۔ اور استعارۃً بمعنی کسی چیز کو مضبوطی کے ساتھ بُننے پر بولا جاتا ہے (مف) اور موضون بمعنی باریک بنی ہوئی یا زر و جواہر سے بنی ہوئی چیز (منجد) ارشادِ باری ہے ؛

عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُونَةٍ مُّتَّكِئِينَ عَلَيْهَا مُتَقَابِلِينَ (۵۶/۱۵-۱۶)

(لعل و یاقوت وغیرہ سے) جڑے ہوئے تختوں پر آمنے سامنے تکیہ لگائے ہوں گے۔

ماحصل : عام چیزوں سے بُنائی کے لیے حبك اور زرہ بافی یا جواہرات کے جڑاؤ کے لیے وَضَنَ کا لفظ آتا ہے۔

۵۰ــــ بوجھ

کے لیے ثِقْل، حَمْل، حِمل، وَقْر، وِقر، وِزْر، اِصْر، كَلّ اور وزن اور موازین کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ ثقل : مسافر کا سامان، بوجھ، وزن وغیرہ (منجد) اور یہ عموماً مادی اور حسّی بوجھ کے لیے استعمال

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَكُمْ اَنِّي مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ (۹/۹) — تمہاری دعا قبول کر لی (اور فرمایا) کہ (تسلی رکھو) میں ہزار فرشتوں سے جو ایک دوسرے کے پیچھے آتے جائیں گے تمہاری مدد کروں گا۔

۳۔ تلی: بمعنی کسی چیز کے پیچھے پیچھے آنا اور بار بار آنا۔ آتے رہنا (مف) ارشادِ باری ہے:

وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا (۹۱/۲) — سورج کی قسم اور اس کی روشنی کی اور چاند کی جب اس کے پیچھے آئے۔

ماحصل: (۱) خَلَفَ: ظرف زمانی۔ انسانوں کا بعد میں آنا۔ بعد میں آنے والی نسلیں۔ خِلْفَۃً۔ ایک چیز کا دوسری کے اور دوسری کا پہلی کے پیچھے آنا جانا۔

(۲) رَدِفَ: کسی چیز کے پیچھے اسی طرح کی دوسری چیز کا لگاتار آنا۔

(۳) تلی: کسی چیز کے پیچھے کسی دوسری چیز کا بار بار آتے رہنا۔

۴۹۔ پیچھے چھوڑنا

کے لیے اَخَّرَ اور خَلَّفَ کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ اَخَّرَ: تاخِیرًا کی ضد تقدیم ہے۔ ظرف زمانی کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ بمعنی پیچھے چھوڑنا یا پیچھے کرنا۔ پھر یہ لفظ کسی کام کو پیچھے کرنے اور اس کا تعلق اگر کسی دوسرے سے ہو تو مہلت دینے کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

يُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍۢ بِمَا قَدَّمَ وَاَخَّرَ (۷۵/۱۳) — اس دن انسان کو جو (عمل) اس نے آگے بھیجے ہونگے اور جو پیچھے چھوڑے ہوں گے سب بتا دیے جائیں گے۔

۲۔ خَلَّفَ: پیچھے چھوڑنا۔ جہاں ظرف زمانی و مکانی دونوں کا تعلق ہو تو یہ لفظ استعمال ہوتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا۔ (۹/۱۱۸) — اور ان تینوں پر بھی جن کا معاملہ ملتوی کیا گیا تھا (جالندھری) اور ان شخصوں پر جن کو پیچھے رکھا گیا تھا (عثمانیؒ)

ماحصل: اَخَّرَ صرف ظرف زمانی کے لیے اور خَلَّفَ ظرف زمانی اور مکانی بیک وقت دونوں کے لیے آتا ہے۔

۵۰۔ پیچھے رہنا

کے لیے تَاَخَّرَ، خَالَفَ اور غَبَرَ کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ تَاَخَّرَ: خود اپنے اختیار سے پیچھے رہنا۔ ارشادِ باری ہے:

فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ (۲/۲۰۳) — اگر کوئی جلدی کرے (اور) دو ہی دن میں (چل دے) تو اس پر بھی کچھ گناہ نہیں اور جو بعد تک ٹھہرا رہے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۱۴ــــ چلّانا ــــ چیخنا

کے لیے نَعَقَ، صَدَّ، جَئَرَ، اِسْتَصْرَخَ (صرخ) اور صَرَّ کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ نَعَقَ : بلند آواز سے گلا پھاڑ کر کسی کو پکارنا۔ کوّے کا زور سے کائیں کائیں کرنا۔ چرواہے کا ریوڑ کو دُور سے آواز دینا۔ (ف۔ل ۱۹۴) قرآن میں ہے:

وَمَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا كَمَثَلِ الَّذِيْ يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّنِدَآءً (۲/۱۷۱)

جو لوگ کافر ہیں ان کی مثال اس شخص کی سی ہے جو کسی ایسی چیز کو آواز دے جو پکار اور آواز کے سوا کچھ نہ سن (اور سمجھ) سکے۔

۲۔ صَدَّ : یَصِدُّ بمعنی خواہ مخواہ شور مچانا۔ چلّانا۔ واویلا کرنا۔ اور صَدَّدَ بمعنی تالی بجانا (منجد) ارشادِ باری ہے:

وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا اِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّوْنَ (۴۳/۵۷)

اور جب (عیسیٰ) ابن مریم کا حال بیان کیا گیا تو تمہاری قوم کے لوگ چلّا اٹھے۔

۳۔ جَئَرَ : بلند آواز سے گڑگڑانا۔ زاری کرنا (منجد) گھبراہٹ کے وقت وحشی جانوروں مثلاً ہرن وغیرہ کا زور سے آواز نکالنا اور چیخنا (مف) ارشادِ باری ہے:

حَتّٰٓى اِذَآ اَخَذْنَا مُتْرَفِيْهِمْ بِالْعَذَابِ اِذَا هُمْ يَجْئَرُوْنَ (۲۳/۶۴)

یہاں تک کہ جب ہم نے ان کے آسودہ حال لوگوں کو پکڑ لیا تو وُہ اس وقت چلانے لگے۔ (عثمانیؒ)

۴۔ اِسْتَصْرَخَ : صَرَخَ بمعنی چیخنا چلّانا تاکہ دوسرے لوگ مدد کو پہنچیں۔ فریاد کرنا۔ اور اَصْرَخَ بمعنی کسی کی فریاد سن کر اس کی مدد کو پہنچنا۔ اور
اِسْتَصْرَخَ کے معنی موجود لوگوں کے سامنے چیخ اور چلّا کر اپنی مدد کو بلانا۔ قرآن میں ہے:

فَاِذَا الَّذِي اسْتَنْصَرَهٗ بِالْاَمْسِ يَسْتَصْرِخُهٗ (۲۸/۱۸)

تو اس وقت وُہی آدمی جس نے کل مدد مانگی تھی، پھر ان سے فریاد کرنے لگا۔

۵۔ صَرَّ اور صَرْصَرَ الرَّجُلُ بمعنی کسی کا زور سے چلّانا (منجد) اور صَرَّۃٌ بمعنی چیخ (مف) ارشادِ باری ہے:

فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِيْ صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوْزٌ عَقِيْمٌ (۵۱/۲۹)

تو ابراہیمؑ کی بیوی چلّاتی آئیں اور اپنا منہ پیٹ کر کہنے لگیں کہ (اے ہے) ایک تو بڑھیا اور (دوسرے) بانجھ (جالندھری)

ماحصل:
(۱) نَعَقَ : گلا پھاڑ کر آواز دینا۔
(۲) صَدَّ : خواہ مخواہ شور مچانا۔
(۳) جَئَرَ : گھبراہٹ کی وجہ سے زاری کرنا۔
(۴) اِصْطَرَخَ : فریاد کے طور پر چلّانا۔
(۵) صَرَّ : چیخ مارنا۔

۱۵ــــ چمٹنا

کے لیے اَلْحَفَ، لَزَبَ اور لَزِمَ کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۔ ڈھانکنا۔ ڈھانپنا

کے لیے جَنَّ اور غَشِیَ اور اس کے مشتقات اَغْشٰی، غَشّٰی اور تَغَشّٰی اور اَرْھَقَ کے الفاظ قرآنِ کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ جَنَّ: کسی چیز کو ڈھانپ کر چھپا دینا کہ وہ نظروں سے اوجھل ہو جائے (مف) جن وہ مخلوق جو نظروں سے اوجھل رہتی ہے اور جنین ماں کے پیٹ میں بچہ کو کہتے ہیں۔ قرآن میں ہے:

فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا (۶/۷۶) — پھر جب رات نے ان کو (پردہ تاریکی سے) ڈھانپ لیا تو انہوں (حضرت ابراہیمؑ) نے ایک ستارہ دیکھا۔

۲۔ غَشِیَ: ایک چیز کو دوسری چیز سے ڈھانپ دینا (م۔ل) اس طرح کہ وہ مکمل طور پر گم نہ ہو۔ (مف) ارشادِ باری ہے:

وَاِذَا غَشِيَهُمْ مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ (۳۱/۳۲) — اور جب ان پر (دریا یا سمندر) کی لہر سائبانوں کی طرح چھا جاتی ہے تو اللہ کو پکارتے اور خالص اسی کی عبادت کرنے لگتے ہیں۔

اَغْشٰی۔ غَشّٰی اور تَغَشّٰی۔ یہ سب غشی سے متعدی ہیں۔

(۱) يُغْشِى الَّيْلَ النَّهَارَ (۱۳/۳) — اللہ ہی رات کو دن کا لباس پہناتا ہے۔

(۲) اِذْ يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ (۸/۱۱) — جبکہ تم کو اونگھ نے ڈھانپ لیا تھا۔

(۳) فَلَمَّا تَغَشّٰهَا (۷/۱۸۹) — پھر جب مرد نے عورت کو ڈھانپ لیا (مجامعت کی)

۳۔ رَهِقَ: رَهِقَهُ الْاَمْرُ بمعنی کسی معاملہ نے اسے بزور و جبر دبا لیا۔ اور رَهِقَ اور اَرْهَقَ دونوں کے ایک ہی معنی ہیں (مف) اور لَا اَرْهَقَ اللّٰهُ بمعنی اللہ تجھے تکلیف اور مشقت میں نہ ڈالے (منجد) ارشادِ باری ہے:

خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ (۶۸/۴۳) — ان کی آنکھیں جھکی ہوں گی اور ان پر ذلت چھا رہی ہو گی۔

ماحصل: (۱) جَنَّ: ڈھانک کر نظروں سے اوجھل کر دینا۔

(۲) اَغْشٰی: اس طرح ڈھانکنا کہ چیز پوری طرح اوجھل نہ ہو۔

(۳) رَهِقَ: بزور و جبر ایک چیز کا دوسری کو دبانا اور ڈھانک لینا۔

۸۔ ڈھلنا

کے لیے زَوَال اور دُلُوْک کے الفاظ قرآن میں آئے ہیں۔

۱۔ زَالَ (زول) زَالَتِ الشَّمْسُ بمعنی سورج کا ڈھلنا۔ اور زَوَال بمعنی سورج کا سر پر سے ڈھلنا۔ اور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَهُمْ يُجَادِلُوْنَ فِي اللّٰهِ وَهُوَ شَدِيْدُ الْمِحَالِ (۱۳/۱۳)
اور وُہ اللہ کے بارے میں جھگڑا کرتے ہیں اور وُہ بڑی قوت والا ہے (جالندھریؒ)
اور اس کی پکڑ سخت ہے (عثمانیؒ)

ماحصل: (۱) طاقت: عام لفظ ہے۔ اپنی سکت جو کسی کام کے لیے درکار ہو۔
(۲) قُوَّة: وہ استعداد و صلاحیت جو کسی چیز کے اندر موجود ہو۔
(۳) مِرَّة: قوت شدت اور عزم ذومرّۃ کس بل والا زور آور (محاورہ)
(۴) رُکن: کسی چیز کی قوی تر جانب۔
(۵) مَحَل، قوت اور حیلہ۔

۲ــــــ طاقت رکھنا

کے لیے اَطَاقَ اور اِسْتَطَاعَ کے الفاظ قرآن میں آئے ہیں۔

۱۔ اَطَاقَ: بمعنی کسی کام کی ہمت اور سکت رکھنا۔ معروف لفظ ہے۔ ارشادِ باری ہے:
وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ (۲/۱۸۴)
اور جو لوگ روزہ رکھنے کی طاقت رکھیں (لیکن رکھیں نہیں) وُہ اس کے بدلے محتاج کو کھانا کھلائیں۔

۲۔ اِسْتَطَاعَ (اَلاَحْوَل) بمعنی کسی کام کی طاقت رکھنا۔ لائق ہونا (منجد) اور بمعنی کسی کام کو سرانجام دینے کے لیے جن اسباب کی ضرورت ہوتی ہے ان سب کا موجود ہونا (مف) طاقت کا تعلق محض کسی کی اپنی ذات تک محدود ہے جبکہ استطاعت کا تعلق ذاتی طاقت کے علاوہ بعض دوسرے اسباب و ذرائع سے بھی متعلق ہے۔ جیسے حج کے لیے خرچ، سواری، راستہ کا پرامن ہونا، گھر والوں کے لیے خرچ وغیرہ۔
وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا (۳/۹۷)
اور بیت اللہ کا حج کرنا لوگوں پر اللہ کا حق ہے جو اس گھر تک جانے کا مقدور رکھے۔

اسی لیے استطاع کا معنی مقدور رکھنا، توفیق رکھنا یا کسی کام کا کر سکنا کیا جاتا ہے۔ قرآن میں ہے:
فَمَا اسْطَاعُوْٓا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا (۱۸/۹۷)
پھر ان میں نہ یہ قدرت رہی کہ اس (دیوار) پر چڑھ سکیں اور نہ یہ طاقت رہی کہ اس میں نقب لگا سکیں۔

ایک اور مقام پر ہے:
وَاِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ اَنْ يُّنَزِّلَ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ (۵/۱۱۰)
اور جب حواریوں نے کہا اے عیسٰی ابن مریم! کیا تمہارا پروردگار ایسا کر سکتا ہے کہ ہم پر آسمان سے (طعام کا) خوان نازل کرے۔

طرف کے لیے دیکھیے ــــــ "جانب"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ سَلَخَ: کسی جاندار کی کھال کھینچ کر اتارنا (مف) سانپ کی کینچلی اتارنا۔ اور ابن فارس کے الفاظ میں جلد پر سے کوئی شے نکالنا (م۔ل) اور سَلَخَتِ الشَّهرُ بمعنی مہینے کا آخری دن ہو جانا (م ل) ارشادِ باری ہے:

وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيْلُ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ (۳۶/۳۷) — اور رات (بھی) ان کے لیے ایک نشانی ہے۔ ہم اس پر سے دن کو کھینچ لیتے ہیں۔ پھر وہ اندھیرے میں رہ جاتے ہیں

۵۔ نَزَعَ: بمعنی کسی چیز کو اس کی قرار گاہ سے کھینچنا (مف) جیسے جسم سے روح کو نکالنا کھینچ کر کوئی چیز نکال لینا۔ ارشادِ باری ہے:

وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ (۷/۴۳) — اور ہم ان کے سینوں سے کینہ وغیرہ نکال لیں گے۔

۶۔ سَفَعَ: بمعنی گھوڑے کے پیشانی کے بالوں کو پکڑ کر کھینچنا (مف) ارشادِ باری ہے:

لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ (۹۶/۱۵) — اگر وہ باز نہ آیا تو ہم اسے پیشانی کے بالوں سے کھینچیں گے۔

ماحصل: (۱) مَدَّ: کھینچنا اور پھیلانا۔ لمبا کرنا کہ چیز متصل ہی رہے۔
(۲) جَرَّ: کسی کو زمین پر کھینچنا اور گھسیٹنا۔
(۳) اضطرّ: قہراً اور جبراً کسی کو کھینچ کر کسی کام کی طرف لانا۔
(۴) سَلَخَ: جلد سے کھال کھینچنا۔
(۵) نَزَعَ: کسی چیز کو اس کی قرار گاہ سے کھینچنا۔
(۶) سَفَعَ (بالنّاصیۃ): پیشانی کے بالوں سے پکڑ کر کھینچنا۔

۴۲ — کھیلنا

کے لیے لَعِبَ، لَهْي (لَهْو) اور عَبَثَ کے الفاظ قرآن میں آئے ہیں۔

۱۔ لَعِبَ: بمعنی کھیلنا۔ تفریح کی خاطر کوئی کام کرنا۔ ایسا کام کرنا جس پر کوئی فائدہ مرتب نہ ہو۔ اور لُعْبَة بمعنی کھیل۔ کھیل کی باری جس سے کھیلا جائے۔ اور لاعب اور لَعِب بمعنی کھلاڑی۔ اور ملاعب بمعنی کھیل کا ساتھی (منجد) قرآن میں ہے:

فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ (۴۳/۸۳) — اور ان کو بک بک کرنے اور کھیلنے دو۔ یہاں تک کہ جس دن کا اُن سے وعدہ کیا جاتا ہے اس کو دیکھ لیں۔

۲۔ لَهْي: بمعنی تماشا اور ہر وہ کام جو تفریح طبع کے لیے کیا جائے۔ اور یہ لَعِبَ سے اعم ہے۔ لَهْو میں کھیلنا بھی شامل ہے۔ اور کھیل کو دیکھنا یا تماشا کرنا یا دیکھنا وغیرہ سب شامل ہے۔ یعنی ہر وہ کام جو بامقصد کاموں سے توجہ ہٹائے رکھے اور دل لگی کا باعث ہو وہ لَهْو ہے۔ اور اَلْهٰي بمعنی ایسے دل لگی کے کاموں کا اصل مقصد کے کاموں سے غافل کر دینا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ (۶/۳۲) — اور دنیا کی زندگی تو ایک کھیل اور تماشا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ ہو سکے (مف) ارشادِ باری ہے:

اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا (۲۱/۳۰) — کیا کافروں نے نہیں دیکھا کہ زمین و آسمان آپس میں ملے ہوئے اور منہ بند تھے تو ہم نے انھیں جدا کر دیا۔

۸- تَحَيَّزَ: لغت اضداد- دیکھیے ص ۲) بمعنی الگ ہونا اور پھر جا ملنا۔

۹- اِشْتَمَلَ: اَلشَّمْل بمعنی مجتمع امر- متفرق امر (لغت اضداد) جَمَعَ اللّٰهُ شَمْلَهُمْ بمعنی اللہ ان کے بکھرے ہوئے کاموں کو جمع کر دے۔ اور فَرَّقَ اللّٰهُ شَمْلَهُمْ بمعنی اللہ ان کی جمعیت کو تتر بتر کر دے۔ اور شَمِلَ بمعنی چادر میں لپیٹنا- اور شَمَلَ اور شَمِلَ بمعنی سب کو شامل ہونا- عام ہونا (منجد) اور اِشْتَمَلَ بمعنی کسی چیز کے بکھرے ہوئے جزو کو اصل چیز میں ملا لینا- شامل کر لینا- قرآن میں ہے:

اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ (۶/۱۴۴) — یا جو بچہ ان مادینوں کے پیٹ میں لپٹ رہا ہو (جالندھری) جس پر مشتمل ہیں (عثمانی)

ماحصل: (۱) لَقِيَ: دو چیزوں کا آمنے سامنے سے ملنا۔

(۲) لَحِقَ: ایک چیز کا اپنے جیسی پہلی چیز کو جا ملنا۔

(۳) وَلِيَ: دو جاندار چیزوں کا بغیر فاصلہ زمانی یا مکانی ملا ہوا ہونا۔

(۴) اَصْنٰى: ایسی ملنے والی چیزیں جن کی جڑ ایک ہو۔

(۵) اَخْتَلَطَ: رل مل جانا۔ گڈ مڈ ہونا۔

(۶) تَجَاوَرَ: ایک چیز کا دوسری کے قرب و جوار میں ہونے کی وجہ سے ملنا۔

(۷) رَتَقَ: ملنا اور جڑ جانا- منہ بند ہو جانا۔

(۸) تَحَيَّزَ: الگ ہونا پھر جا ملنا۔

(۹) اِشْتَمَلَ: کسی چیز کے بکھرے ہوئے اجزاء کا جمعیت میں ملنا- شامل ہونا۔

۳۹ ——— ملانا

کے لیے خَلَطَ اور اَلْحَقَ کی وضاحت اوپر ہو چکی- ان کے علاوہ وَصَّلَ، اَلَّفَ، لَبَّسَ، رَكَّبَ، ضَمَّ، مَشَجَ، مَرَجَ، شَابَ اور صَنَعَ کے الفاظ قرآن کریم میں استعمال ہوئے ہیں۔

۱- خَلَطَ: (ضد خَلَصَ) دو یا دو سے زیادہ مختلف چیزوں کو آپس میں ملا دینا- خلط ملط کر دینا گڈ مڈ کر دینا- ارشادِ باری ہے:

وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا (۹/۱۰۲) — اور کچھ اور لوگ ہیں جو اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہیں- انھوں نے اچھے اور برے عملوں کو ملا جلا دیا تھا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بحیرۂ قلزم کے راستے نکال لے گئے۔ یہ ملک مصر بن حام بن نوح کے حصے میں آیا تھا۔ لہٰذا اسی نام سے مشہور ہو گیا۔ فرعون شاہِ مصر نے کہا:

يٰقَوْمِ اَلَيْسَ لِيْ مُلْكُ مِصْرَ وَهٰذِهِ الْاَنْهٰرُ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِيْ (۴۳/۵۱) — اے میری قوم! کیا مصر کی حکومت میرے ہاتھ میں نہیں؟ اور یہ نہریں جو میرے (محلوں کے) نیچے بہ رہی ہیں میری نہیں؟

۴۔ مَدْيَنْ: حضرت شعیبؑ کی دعوت و تبلیغ کا مرکز۔ یہ بستی حجاز کے شمال مغرب میں بحیرۂ قلزم کے مشرقی کنارے پر شام کے قریب واقع تھی۔ اور اس تجارتی شاہراہ پر واقع تھی جس سے قافلے یمن سے شام کو جاتے ہیں۔ جب قوم شعیبؑ نے حضرت شعیبؑ کو جھٹلایا تو اللہ تعالیٰ نے اس قوم کو ہلاک کر دیا۔ ان کے بعد یہ بستی ویران ہو گئی۔ ارشادِ باری ہے:

وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا (۷/۸۵) — اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیبؑ کو بھیجا۔

۵۔ رُوْم: شام اور عراق کے شمال میں مشہور ملک ہے۔ دورِ نبوی میں یہاں عظیم الشان سلطنت قائم تھی۔ حجاز کے ایک طرف آتش پرست ایرانی اور دوسری طرف عیسائی رومیوں میں جنگ ٹھن گئی۔ یہ جنگ ۶۰۲ء سے ۶۱۲ء تک دس سال رہی جس میں رومیوں کو شکست فاش ہوئی۔ مسلمان اہل کتاب ہونے کی وجہ سے روم سے ہمدردی رکھتے تھے اور مشرکینِ مکہ بت پرست ہونے کی وجہ سے ایران سے۔ اس شکست سے مسلمانوں کو بھی تکلیف ہوئی۔ تو سورۂ روم کی درج ذیل آیات نازل ہوئیں:

غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِيْٓ اَدْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ (۳۰/۲تا۴) — قریب کے ملک میں رُومی مغلوب ہو گئے لیکن وہ عنقریب چند ہی سال بعد غالب آ جائیں گے۔

روم کے حالات کچھ ایسے بگڑ چکے تھے کہ بظاہر (بضع سنین ۳ سے ۹ سال تک) روم کے ابھر کر ایران کو شکست دینے کے کوئی اسباب نظر نہ آتے تھے۔ لیکن قرآن کی اس پیشگوئی نے تمام کفار پر حجت قائم کر دی۔ ۲ھ میں جس دن بدر کے میدان میں کفار کو شکست ہوئی اسی دن ایران کی شکست کی خبر بھی مل گئی۔

۶۔ بَابِل: کلدانیوں کا دار الحکومت جسے نمرود نے بہت ترقی دی۔ ادریسؑ کے زمانہ میں بھی یہ شہر آباد تھا۔ اور یہیں کے لوگ سیاروں کے اثرات کا مشاہدہ کر کے ستارہ پرست بن گئے تھے۔ حضرت ابراہیمؑ کے دور (۲۱۰۰ ق م) میں نمرود نے اس کو بڑا بارونق شہر بنا دیا۔ یہ شہر اس دور کی تہذیب کا مظہر تھا۔ کواکب پرستی اور بت پرستی کے علاوہ ان لوگوں کو جادو میں کمال حاصل تھا۔ اسے جادو کا گھر کہا جاتا تھا۔ اور بابل سے مراد ساحر لیا جاتا ہے اور البابلی بمعنی جادوگر ہے۔ سلیمانؑ کے زمانہ میں بھی جادو کا گہوارہ تھا۔ قرآن نے بھی اس شہر کا ذکر جادو کے ضمن ہی میں کیا ہے۔ ارشاد باری ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ